

جی ایس پی +

پاکستان کیسے بیرون ملک برآمدات بڑھانے کے ساتھ ساتھ اندر وطن ملک انسانی حقوق اور مزدوروں کے حقوق بہتر بناسکتا ہے

پالیسی سازوں کے لیے یورپی یونین کی جی ایس پی پلس سکیم سے پاکستان کے
مزید بہتر مستفید ہونے کے لیے رائینما کتابچہ

پیش لفظ

ڈیموکریسی ریپورٹنگ انٹرینیشنل (ڈی آر آئی) کی جانب سے اس کتابچے کا یہ دوسرا ایڈیشن ہے (پہلا ایڈیشن 2016 میں سامنے آیا تھا) تاکہ یورپی یونین کی عوامی ترجیحاتی سکیم میں پاکستان کی شمولیت سے جڑے مفہومات سے واضح آکاپی ہو سکے۔ خصوصی انتظامات برائے پائیدار ترقی اور اچھی طرز حکمرانی کے نام سے معروف ہے تجارتی ترجیحاتی سکیم پاکستان کو وسیع منافع کے موقع فراہم کرتی ہے۔ تابم جی ایس پی پلس 27 عالمی معابدوں اور اقرار ناموں کی تکمیل سے مشروط ہے۔ جی ایس پی پلس کے تحت یورپی یونین کو یہ اختیار حاصل ہے کہ برسوں بعد پاکستان میں انسانی حقوق کی صورت حال کے پیش نظر اس کا جائزہ لے سکے۔ ڈی آر آئی پر امید ہے کہ جی ایس پی پلس کے انسانی حقوق کی بہتری کے لیے استعمال، پاکستان کے اس سکیم سے جڑے مفادات اور اس کے متعلق مزید جانے کے خواہش مند تمام پاکستانیوں کے لیے یہ کتابچہ مفید ثابت ہوگا۔

فہرست مضامین

01	ایگزیکٹو سمری
02	تعارف
04	جن ایس پی پلس اور معاشی ترقی میں اس کا کردار
04	جن ایس پی پلس میں امکانات اور حقیقی تجارتی فوائد
07	ٹیکسٹائل اور ملبوسات کا شعبہ
09	چمڑے اور جوتون کے شعبے
10	خوارک اور دوسرے شعبے
11	معاشتے کی بہتری میں جن ایس پی پلس سٹیشن کا کردار
16	مشکلات اور امکانات
17	سیک بولڈرز کا کردار اور ذمہ داریاں
19	ابم پالیسی تجاویز

تعارف

سماج نے جی ایس پی کو 1971 میں متعارف کروایا۔ اس کے بعد اسکیم میں کئی بار ترمیم کی گئی۔ موجودہ جی ایس پی معاہدہ یکم جنوری 2014 سے دس سال کے لیے منظر عام۔ ایسا اور 2023 تک اس کی معیاد ختم پوجاتی گی۔ جی ایس پی ریکولشن تین اسکیم میں تقسیم ہے: جی ایس پی، جی ایس پی پلس اور ای بی اے (ایوری تینک) بیث آرمز۔

جی ایس پی

15 ممالک

- کم اور اوپر درجہ آمدن والے ممالک کے لیے۔
- ٹیف لائنز کی دوستی کشم ڈیوٹی کا جزو یا مکمل خالق۔
- 2011 سے 2017 کے درمیان ای یو جی ایس پی برآمدات میں 44 فیصد تک اضافہ۔
- حافظتی اقدامات اور نگرانی سے مشروط۔
- کچھ مخصوص اقدامات کی تکمیل پہ خصوصی سٹیشنس کی واپسی۔
- اس سہولت سے فرضیاب اندیا پاکستان کا بنیادی حریف ہے۔

جی ایس پی +

8 ممالک

- متوسط اور کم درجہ آمدن والے کمزور ممالک کے لیے۔
- ٹرف لائنز کی کشم ڈیوٹی کے 66 فیصد کا خالق۔
- ای یو جی ایس پی پلس (+EU GSP) برآمدات کا لگا 2011 سے 2017 کے درمیان 82 فیصد اضافہ۔
- اقوام متحده کے 27 عابدوں کی پاسداری سے مشروط۔
- میں خصوصی سٹیشنس ویس لے لیا جاتا ہے۔
- عارضی طور پہ خصوصی سٹیشنس ویس پہ لیا جا سکتا ہے۔
- اس گروپ میں بندکل دیش مرکزی یورپی یونین کا لندن اس کا سب سے بڑا برآمدکنندہ اور پاکستان کا اہم بنیادی حریف ہے۔

ای بی اے

48 ممالک

- کم ترقی را فہمیک ممالک کے لیے خصوصی انتظام جنگی سازوں سامان اور بندہاروں کے علاوه کام مصنوعات تک رسائی کے لیے۔
- فہت کوٹ اور ڈیوٹی سے استثنی۔
- ای بی اے (EU EBA) برآمدات میں 2011 سے 2017 تک 125 فیصد اضافہ۔
- بنیادی انسانی اور مددوروں کے حقوق سے مشروط۔
- عارضی طور پہ خصوصی سٹیشنس ویس لے لیا جاتا ہے۔
- بر دوسروں سال نظریاتی کی جاتی ہے۔
- پاکستان اس کا سب سے بڑا برآمدکنندہ یونین کا لندن اس کو پیش کیا جاتا ہے؛ سری لانکا کا اہم بنیادی حریف ہے۔

اعدادو شمار 1: ترجیحات کی عمومی اسکیم۔۔۔ ایک مختصر موازنہ

یورپی یونین پاکستان کے بین معاہدے پہ عمل درآمد کا بر دوسروں سال جائزہ لیتی ہے اور یورپی پارلیمنٹ کے سامنے رپورٹ پیش کرتی ہے۔ تکمیل کے نگران یون، آئی ایل او، ای یو ممبر سٹیشنس، پاکستانی ریاست اور سوو سوسائٹی کی جائزہ رپورٹ پیش شامل کرتے ہیں۔ یورپی یونین کی 2018 میں دوسروی دوسرا جائزہ رپورٹ نے کہا کہ پہتر قانون سازی اور معاشرت کے پسے بولی طبقات کے تحفظ کے لیے بہت سے بل متعارف کروائی گئی۔ تاب، وسائل کی کمی اور سیکورٹی کی خراب صورت حال ان قوانین پر بھرپور عمل درآمد کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ رپورٹ نے پاکستان کو قانون پہ عملدرآمد اور شناخت کردہ خامیوں کو دور کرنے کے لیے مزید فعال، مسلسل اور جارحانہ روپی کی ترغیب دی ہے۔

پاکستان نے جی ایس پی پلس سٹیشنس دسمبر 2013 سے دس سال کے لیے حاصل کیا جس کا آغاز جنوری 2014 میں ہوا۔ یہ سٹیشنس برقرار رکونے کے لیے پاکستان کو اقوام متحده کے ستائیں معاہدوں (انسانی حقوق، مددوروں کے حقوق، ماحولیاتی اور وفاqi اداروں کی سے متعلق معاہدے) پہ تسلیس سے عمل درآمد کی ضرورت ہے۔ توثیق شدہ معاہدوں پہ یقینی عملدرآمد کا نظام وضع کرنے کی نگرانی کے لیے حکومت پاکستان نے قام سوبائی اور وفاqi اداروں کی رضامندي سے 2016 میں وفاقی اور صوبائی سطح پہ توثیق اہلیمیٹشنس بنایا۔ بچوں کے حقوق سے متعلق قومی کمیش کے قیام کا (TICs) سیل فیصلہ اور پاکستان ماحولیاتی تدبیل بل کی منظوری متعلقہ معاہدوں پہ عمل درآمد یقینی بنانے کے لیے دو اضافی قدم ہیں۔

بحیثیت جموجومی، جی ایس پی پلس نے پاکستان کو بیتہ راہ پہ گامزد کر دیا۔ اس کی کثیر شعبہ جاتی اصلاحات اور پہتر عمل درآمد نے معاشرتے کو زیادہ ذمہ دار اور خوشحال بنایا ہے۔ جی ایس پلس سٹیشنس کو برقرار رکھتے اور اس کے اثرات سے بہر پور فیض یاب ہوتے نوکریوں کے ذریعی غربت میں کمی ہے۔ تجارت و ترقی کے موقع پہ خدا ہے۔ خدا ہے کہ پاکستان برآمدات یورپی یونین کی منتیوں پہ خدا سے زیادہ انحصار نہ کرنے لگتی۔ اعداد و شمار باتیں بین کہ یورپی یونین میں بہتر برآمدات کے باوجود بھیت مجموعی برآمدات کا حجم کم ہوا ہے۔ برآمدکنندگان لیے دوسروی منتیوں کی طرف دھیان بی نہ دی اور ساری توجہ ایک طرف مکوڑ رکھی۔

یورپی یونین پہ اس بڑھتے بوثی انحصار کے پیش نظر کچھ خدشات سر الہاتہ بین کہ پاکستان برآمدات میں نئے اضافتی کے بجائی محض منتیوں کا رخ تبدیل ہوا اس کے علاوہ، ٹیکسٹائل کے شعبے پہ خدا سے زیادہ انحصار جبکہ باقی سیکڑ بڑی طرح نظر انداز کیے گئے ان سے پوری طرح فائدہ نہ آہیا کیا۔

جی ایس پی پلس نے دراصل پاکستان میں موجود امکانات بروئی کار لاتے ہوئے، توازن اداگنگی کے دیرینہ بھرمان سے غمٹنے کے لیے ایک سنہری موقع فراہم کیا۔ مثال کے طور پہ پاکستان کی جوان اور سستا افرادی قوت، اعلیٰ تیکنالوژی کی اشیا کا فروغ، کلوب و بیلو چن اور اس کے ساتھ یورپی یونین صارفین کی ابتدی ساتھ اخلاقی مہاملات ثابت کرنے کے لیے انسانی حقوق کی بہتری کے لیے سخت امکانات کیے۔

صنعتی ترقی کے بہتر معیار اور قام شعبہ جات میں بہم جہت بہتر کیے ہے یہ سنوالا ایفیکٹ کی طرف پیش قدمن کا سبب بن سکتا ہے۔ جس کا نتیجہ برآمدات میں نو، اضافہ اور ان مددوروں کے حقوق کی صورت میں نکالے گا جو وہ اشیا تیار کرتے ہیں۔

پاکستان نے یورپی یونین کی عمومی ترجیحاتی اسکیم کا سب سے زیادہ فائدہ ادا کیا۔ اسکیم یورپی یونین کی طرف برآمدات کے بڑے حصے پر لگی درآمدی ڈیوٹی معمطلہ کرتی ہے اور اس طرح ممبران ممالک کے سرمایہ کاروں اور برآمدکنندگان کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ جی ایس پی پلس کی سولت تجارتی معاملات کے ذریعی غربت کے خاتمے، اچھی طرز حکمرانی اور پالندار ترقی کی پیشکش کرتی ہے۔ یورپی یونین نے پاکستان کو جی ایس پی پلس کا درجہ دس سال کے لیے دیا جس کا آغاز 2014 سے ہوا۔ یہ علمی معاہدے کے ستائیں طرف حکومت سے مشروط ہے۔ ڈیوٹی سے استثنی کے زیادہ ادا ہیا تک زیادہ اشیا برآمد کرنے میں پاکستان نے سب سے زیادہ فائدہ ادا ہیا کے۔

یہ یورپی یونی پی پلس کے پس منظر اور سماجی و اقتصادی تصریحات پہ اس کے اثرات کا خاکہ پیش کرتی ہے۔ مزید بڑا ہے اپنے سفارشات بھی پیش کرتی ہے کہ تعیینی ڈھانچے میں بہتری اور برآمدات میں تنو پیدا کرنے پوچھ پاکستان مزید ملک ترقی کے لے اس موقع کا موثر استعمال کیسے کر سکتا ہے۔

جی ایس پی پلس سٹیشنس شدید معاشری بھارنوں کے دور میں معیشت کے لیے سیارا ہے جس کے بغیر معاشری بھارن کے شدت کیں زیادہ بوتی۔ معوشت کے لیے ہے ایک خوش اندیز ریلیف تھا کہ باقی منتیوں میں گر اوٹ کے باوجود پاکستان یورپی یونین اپنی برآمدات میں فیصد 2013 میں 4,538 ملین یورو سے بڑھ کے 2018 میں 6,870 ملین یورو سے زیادہ اضافی میں کامیاب رہا۔ پاکستان برآمدکنندگان ڈیوٹی سے استثنی کے سب تقریباً سالانہ ایک بیلن یو ایس ڈار بجا بیں یورپی یونین کی منتیوں میں پاکستان کی بنیادی ترقی برآمدات ٹیکسٹائلز بی۔ جو معيار اور اقدار دونوں میں گامیاب ہیں۔ یورپی یونین پہنچنے والی قام برآمدات کا 80 فیصد حصہ ٹیکسٹائل پر مشتمل ہے۔ جبکہ باقی شعبہ جات جیسے چمڑا، جوتی اور غاذی اشیا (جاوں کو چھوڑ کر) جمود کا شکار بین یا مائل ہے زوال ہے۔ مصنوعات میں وراثی نہ ہونا تو نفاست کی کمی برآمدات کے لیے انسانی حقوق کی شدید فوائد سمیتیں کی رہے۔

معاشی فوائد ایک طرف جی ایس پی پلس سٹیشنس ملک میں انسانی حقوق کی بہتر میں ایم کردار رہا ہے۔ 2014 سے، پاکستان نے انسانی حقوق، مددوروں کے حقوق، ماحولیاتی تحفظ اور بہتر طرز حکمرانی سے متعلق پہلے سے موجود قوانین کی تعمیل کے لیے تجدید نو کیے۔ انسانی حقوق سے متعلق وفاqi اور موبائل مطحہ پہ نئی قانون سازی کا دوں دلا۔ تاب، زمینی مطحہ پہ انسانی حقوق کی صورتحال بہتر کرنے کی شدید ضرورت ہے۔ کموزوروں اور غربیوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے حیاتی اہم کردار رہا ہے۔ کموزوروں کے حقوق اور انتظام بہت کمزور ہے۔ مددوروں کے حقوق، عورتوں کے حقوق اور آزادی اظہار بھی شدید دباو کا شکار ہے۔

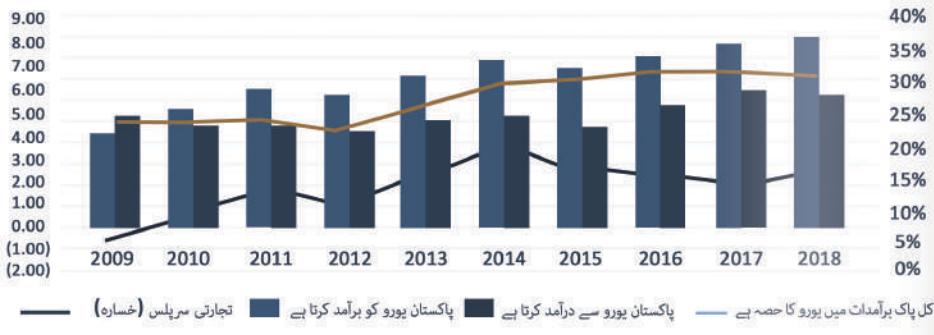
جي ايس پي پلس اور معاشی ترقی میں اس کا کردار

فیصل نفع کیا۔ پاکستانی انسٹری گیرروائیتی منڈیوں میں قدم نہ جما سکن۔ برسے کاروباری ماحول، کمزور بینیادی ڈانچوں محدود تجارتی سپولیات اور ساختیاتی رکاوٹوں کی وجہ سے پاکستانی برآمدکنندگان غالباً سطح پہ بہت بیچھے پیس۔ بہرحال بدترین معاشی بحرانوں اور برآمدات کی تزلیٰ کے دور میں جی ايس پي پلس سٹیشن نے پاکستانی ایکسپورٹ سیکٹر کو مکمل تباہی سے بچانے میں اپم کردار ادا کیا۔ 2017 کا ایک جائزہ جی ڈی پی میں مثبت تبدیلی کا عکس ہے۔

2014 میں جی ايس پي پلس کا درجہ حاصل گرنے کے بعد پاکستان کی مجموعی ملکی پیداوار نے مالی سال 2018-2017 میں دیاٹی کی بلندترین شرح ۵.۷ فیصد حاصل کی۔ اس ملک کی معیشت نے پچھلے چند سالوں سے بر شعبہ میں عمده کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ مثال کے طور پر یورپی یونین رسائی کے باوجود پاکستان نے 2013 سے 2018 کے درمیان اپنی برآمدات کا ۶ فیصد کھو دیا، اس کے مقابلے میں جی ڈی پی میں اضافہ کیا اور بنگلہ دیش نے اسی دروانے میں 76

جي ايس پي پلس امکان مقابله حقیقی تجارتی مفادات

2014 سے باقی تمام بڑی منڈیوں میں بھاری خسارے کے باوجود پاکستان کی یورپی یونین سے تجارت بہت مثبت رہی۔ 2013 میں 4,538 ملین یورو مالیت کی برآمدات 51 فیصد اضافے کے ساتھ 2018 میں 6,870 ملین یورو تک پہنچ گئی۔ اسی دوران باقی دنیا میں پاکستانی برآمدات کی ویلیو 15.6 بلین یو ایس ڈالر سے 3.2 بلین یو ایس ڈالر تک گئی۔ یورپی یونین عالمی درآمدات اور پاکستان کی بھیثت مجموعی برآمدات دونوں کے جمود کے باوجود 2019 کے ابتدائی نصف (جنوری سے جون تک) میں یورپی یونین میں پاکستانی درآمدات کی مانگ مزید 12.8 فیصد بڑھی۔ دن بدن یورپی یونین یہ بڑھتے ہوئے انحصار کے ساتھ پاکستانی برآمدات مزید یورپی یونین مرکزی بنتی جا رہی ہیں۔ جی ايس پي پلس سٹیشن سے پہلے 25 فیصد کے مقابلے میں یورپی یونین کی طرف پاکستانی برآمدات 34 فیصد تک پہنچ چکی ہیں۔ اس سے نئے خدشات نے جنم لیا کہ ممکن ہے پاکستانی برآمدات نے نئی نشوغاً کے بجائے محض باقی منڈیوں سے یورپی یونین کی طرف رخ بدلا۔



اعدادو شمار: پاکستان یوروپی یونین تجارت کا حجم 2009-2018

جب تک کوئی دوسرا حوالہ نہ دیا جائی اس ریورٹ کے لیے مواد یو این کمٹریڈ ڈیلایبس (https://comtrade.un.org/) سے لی کیا ہے۔ تجارتی مقاصد کے لیے مواد میں یو ایس ڈالر بطور کرنٹس استعمال کیا گیا مواظنے اور تجارتی مقاصد کے لیے کرنٹس کی یہ پاسیدار صورت آسانی پیدا کرتی ہے۔ تاہم یو ایس ڈالر، یورو اور روپیہ مختلف انداز میں استعمال ہوتے رہے

ٹیکسٹائل کمپنیوں کی معاشی کتابوں میں درج جی ايس پي پلس کا اہم پیغام

سری لنکا اور جی ايس پي + کی حیثیت سے متعلق کیس اسٹڈی سری لنکا اور جی ايس پي پلس سے فائدہ اٹھایا لیکن انسانی حقوق کی یا مالی روکتے میں ناکامی پر یورپی یونین نے ترجیحی سٹیشن ختم کر دیا۔ 2015 میں سری لنکا نے انسانی حقوق، قانون کی حکمرانی، بہتر طرز حکومت اور ترقی کے راستے پہ نئے سفر کا عنیدہ دیا۔ ادارہ جاتی خلیج پائٹے اور قومی کمیشن برائے انسانی حقوق جیسے ایم آزاد اداروں کے دوبارہ قیام کے طرف ایم قدم اٹھائے۔ ان اصلاحات کے پیش نظر، سری لنکا کا جی ايس پي پلس سٹیشن 2017 میں دوبارہ بحال کر دیا گیا۔ سری لنکا اب جی ايس پي پلس کے ابتداف کامیابی سے سمیتے ہوئے 2021 سے 2023 میں اپر میڈیا ایکم کے درجے کے لیے تیار ہے۔ اکرچہ جی ايس پي سے جی ايس پي پلس میں ترقی برآمدات میں خاطرخواہ اضافہ نہیں کرتی لیکن ملک میں انسانی اور مذکوروں کی حقوق پہ اس کے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

(Hannes Berggren, 2019,
http://lup.lub.lu.se/luur/download?func=downloadFile&recordId=8979204&fileId=8979210)

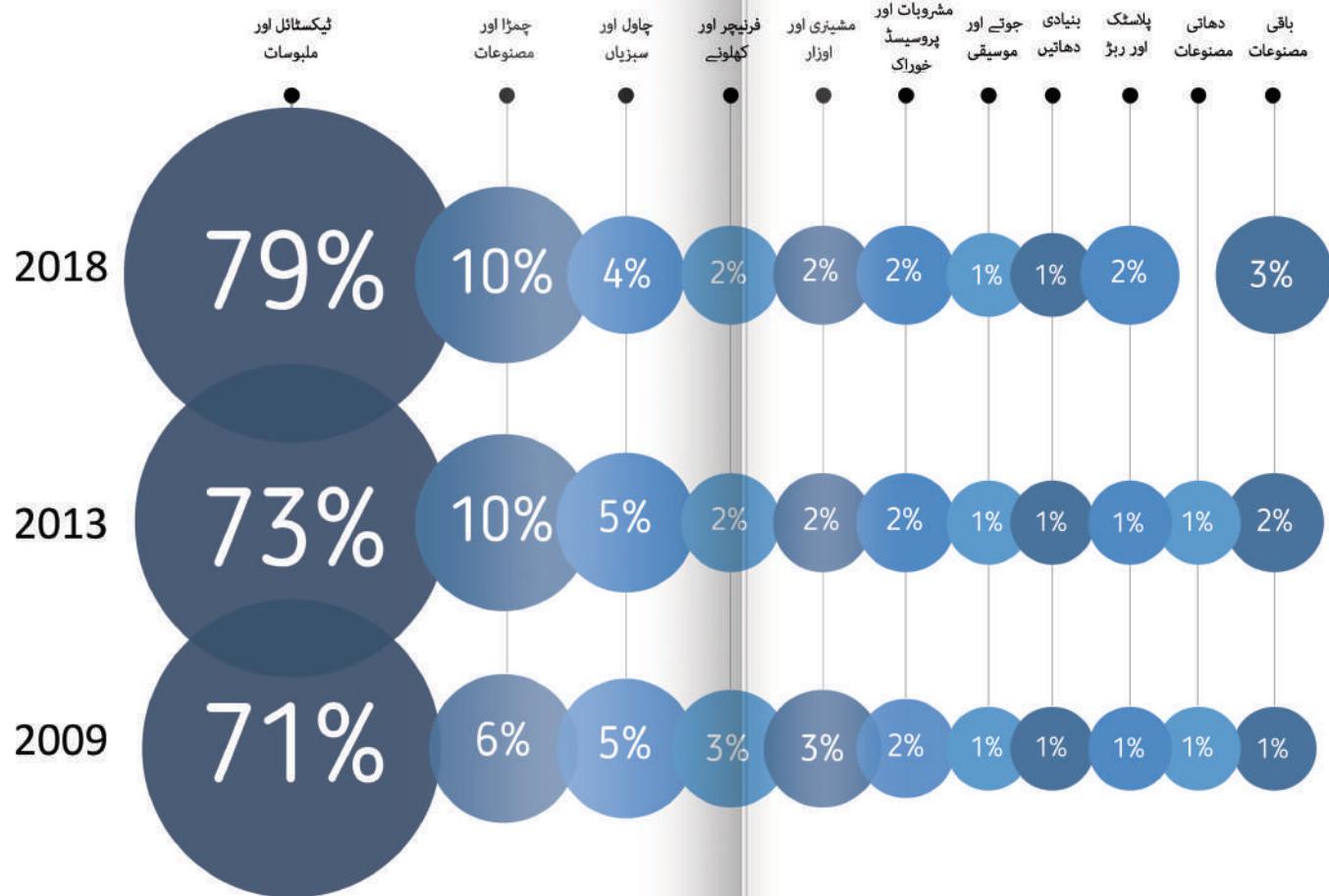
جي ايس پي پلس سے لوگوں کی زندگی کتنی بہتر ہوئی اس کا تعین مشکل ہے، لیکن یورپی یونین کے مسلسل بستی کے اشارے سے اندازہ لگایا جاسکتا۔ درج ذیل سیکشن، جی ايس پي پلس سٹیشن کو مدنظر رکھتے ہوئے، پاکستان کے سماجی و معاشی محرکات زیر بحث لاتے ہیں۔

میں بھیجنی گئی پاکستانی برآمدات کا تقریباً 22 فیصد حصہ یو کے وصول کرتا ہے۔ دوسری طرف چھوٹی منڈیاں مسلسل پاکستان کے باہم سے نکلنی جا رہی ہیں۔ جن ایس پی پلس سٹیشن کے پیلے پانچ سالوں میں، فن لینڈ، آسٹریلیا اور ایسٹونیا کی طرف برآمدات میں بالترتیب 66، 30 اور 16 فیصد کم کام کرنا پڑا۔

نه صرف پاکستانی مصنوعات کا رجحان چند شعبوں تک محدود ہے بلکہ یورپ میں موجود دوردار منڈیاں بھی غیرمتعدد ہیں۔ 70 فیصد سے زیادہ سامان محفوظ پانچ ممالک کو برآمد کیا جاتا ہے۔ جن ایس پی پلس سٹیشن کے بعد ایسی منتفع منڈیوں کا حجم بہت معمولی بڑھا ہے۔ برگزٹ کے نتیجے میں پاکستان کو ایک بڑے دھچکے کا سامنا کرنا پڑا سکتا ہے کیونکہ یورپی یونین

بہت سے دوسرے شعبے برآمدات کے متواتر اضافے میں ناکام رہے۔ جب سے پاکستان نے جن ایس پی پلس کا درجہ حاصل کیا چمڑے کی برآمدات بنیادی دھاتیں، پلاسٹک، بریز اور بہت سی قابل قدر مصنوعات زوال کا شکار ہو گئیں۔ البتہ جن پی پلس کے تحت یورپی یونین تک مفت رسائی نہ ہوتی کہ باوجود پچھے پانچ سال میں چاول کی برآمدات 39 فیصد تک بڑھی ہیں۔

جن ایس پی پلس اسکیم کے منظور مستفید ہونے والے ممالک کی برآمدات میں تنوع پیدا کرنا بھی تھا۔ پاکستانی برآمدات کی توجہ پانچ بنیادی شعبوں پر مرکوز ہے جو ٹوٹل حجم کا 95 فیصد سے بھی زیاد ہے۔ مثال کے طور پر صرف ٹیکسٹائل 2018 میں 73 فیصد سے بڑھ کر 79 فیصد پہنچی۔ اس کے باوجود یہ یورپی یونین کی کل ٹیکسٹائل برآمدات کا پانچ فیصد ہے۔ ٹیکسٹائل اور کیمپٹر کی صنعت کا بڑھتا ہوا حجم یورپی یونین میں وراثتی کا اضافہ نہیں کر رہا۔

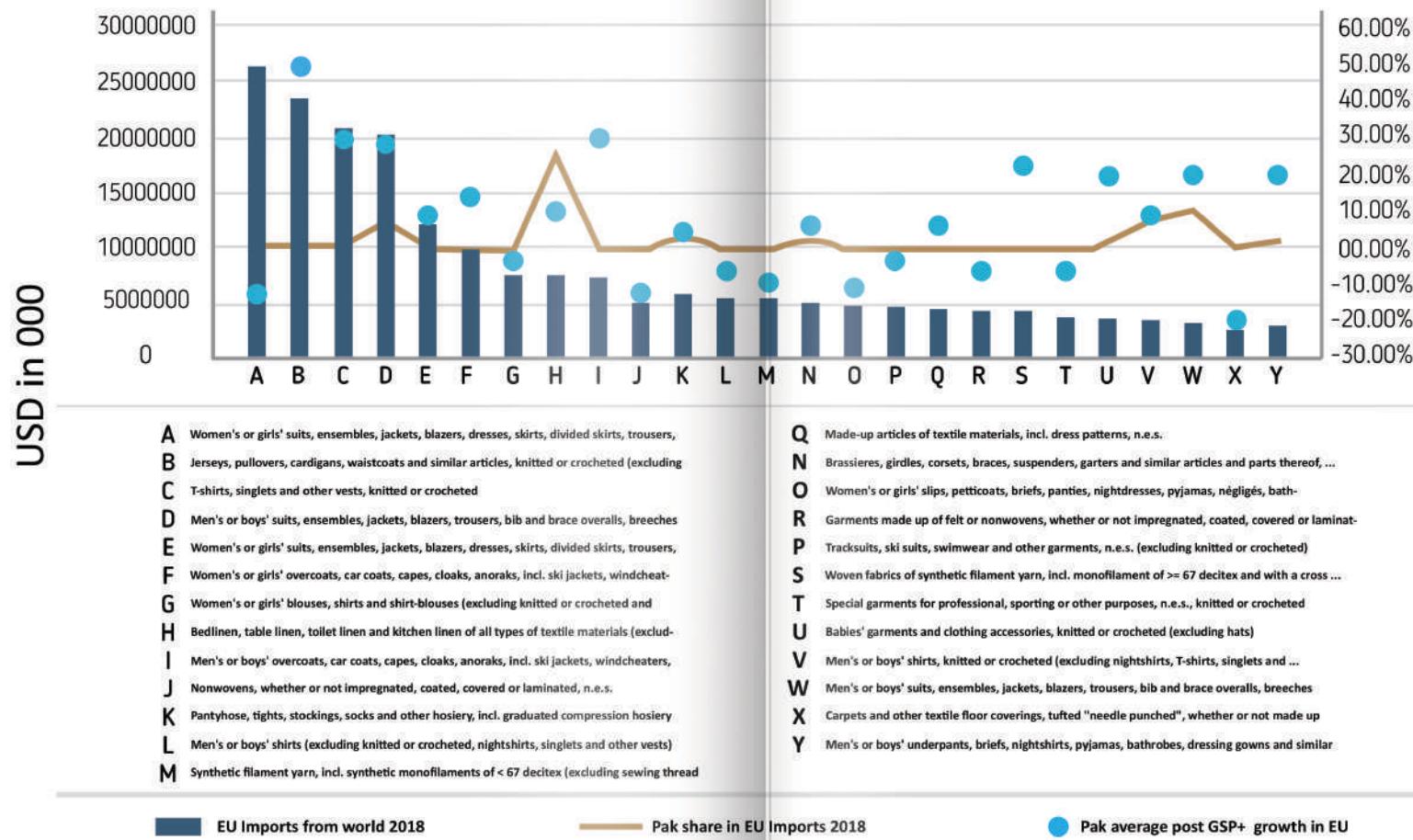


گزشتہ مہینوں میں، پاکستانی برآمدات میں اضافہ بوا پے۔ ٹیکسٹائل سیکٹر کی وسیع دنیا میں پاکستان کی کوئی خاص حیثت نہیں۔ یورپی یونین کی تاب ترین پانچ صنوعات میں سے چار ایسی ہیں جہاں غیر روابطی اشیا کی مدد سے پاکستان ڈبل ڈیجیٹ گروہ سے مستفید ہو رہا ہے اور یہ سب جی ایس پی ڈبل سیکٹس کی مربون مبت ملتے ہیں۔

اندرونی چینجز کے باوجود ٹیکسٹائل کی برآمدات نے جی ایس پی ڈبل سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا ہے۔ شب خوابی کی لباس، پانچ سے بیٹھے لباس اور گارمنٹس کی برآمدات کی کامیابی سماجی و علاشی سطح پر غیرمعمولی ترقی کا باعث بنی۔ زیادہ ایم بات ٹیکسٹائل کے شعبے میں بڑھتا بوا تنوع ہے۔ یورپی یونین میں کپڑے کی کمپنی بوئی درآمد کے باوجود، پلس سیکٹس کی مربون مبت ملتے ہیں۔

پاکستان کی ٹیکسٹائل انڈسٹری اکاؤنٹ کا بنیادی سہارا ہے۔ کیونکہ برآمدات میں سب سے بڑا حصہ اسی کا ہے اور تقریباً 10 ملین افراد کا روزگار اس سے جڑا ہے۔ یہ بنیادی طور پر کافیں پہ مبنی انڈسٹری ہے جس کے ساتھ محدود پیمانے پر کیمائل اور باہمیوں سے بنس فائیر صنوعات بھی شامل ہیں۔

ٹیکسٹائل اور ملبوسات کا شعبہ



اعدادو شمار: ای یو ٹیکسٹائل امپورٹ 2018 میں پاکستان کا حصہ

خوراک اور دوسرے شعبہ جات

کھلوٹی، فرنچر، ریڈ اور پلاسٹک، معدنیات، بنیادی دھاتیں اور مشبزی یورپی یونین میں پاکستانی کی ایم برآمدات بین لیکن یہ کل برآمدات کا محض 5 فیصد یہی نہیں بتت۔ وسیع امکانات کے باوجود معدنیات اور فرنچر کی برآمدات نہ ہوئی کہ برابر بین۔ جی ایس پی پلس کو پاکستان کی طرف سے ان غیرروایتی تجارتی اشیا میں وراثتی نہیں ملے۔ امکانات سے بھروسہ ان شعبوں میں ڈائریکٹ یورپی امداد اور توجہ وراثتی کا سبب بن سکتی ہے۔ اس کے لਾواہ گلوبل ویلیو چین (GVCs) اور گلوبل نیٹ ورک پروڈکشن کے زرعی یورپی یونین بائی لیک درآمدات جیسے موثر گازیاں، کمپیوٹر، موبائل، طیارہ سازی، الیکٹرانکس ٹولز، دیگر آلات اور کیمیکلز میں پاکستان نے ابھی اپنے قلم جانے بین۔

زرعی ملک یونیٹ کے ناطے خام اور پروسیسہ گذائی اجڑا پاکستانی کے مقامی دلچسپی کے موضوعات ہوتے چاہیے۔ لیکن معابر کے مسائل کی وجہ سے پاکستان یورپی یونین کی منڈیوں کو اپنی گذائی اشیاء اور زرعی مصنوعات سے متاثر نہ کر سکا۔ مثال کے طور پر گوشت اور ڈبری مصنوعات کی 90 ملین یو ایس ڈالر کی مارکیٹ میں پاکستان کا حصہ 0.01 فیصد ہے۔ جی ایس پی پلس کے تحت دونوں میں سے کوئی ایک بھی درآمدی ڈیوٹی سے چھوٹ کے لیے کواليفی نہیں کرتا۔ ڈیوٹی سے استثنی کے باوجود فصلوں، مابین گیری، بھلوں، سیزیوں، مشروبات، روغنیات اور چیماکو کی صورت حال بھی کچھ ایسی بی خراب ہے۔ واحد فعل ہے جو پاکستان یورپی یونین مناسب مقدار میں برآمد کرنا ہے۔ ناکافی شہبہر، بڑی سفرج، کسانوں کو محدود مالی امداد اور غیرمتوائز قدر وقیمت کا پیمانہ، گذائی شعبے کے بڑے مسائل بین۔

جی ایس پی پلس کے انتظام کی وجہ سے برآمدات میں بوتے فوائد انڈسٹری کی بیلننس بکس سے بھی عیان ہیں۔ جی ایس پلس سٹیشن سے پہلے کہ چار سال پہنچنے 2013-2009 کے مقابلے میں جی ایس پلس سٹیشن کی وجہ سے پاکستان یورپی یونین کے منڈیوں کو اپنی گذائی اشیاء اور پلس سٹیشن کے بعد کہ چار سال 17-2013 کے درمیان خالص منافع کم و بیش 10 فیصد تک بڑھ گیا۔ زیادہ ایم بات یہ کہ چھوٹے یونٹس کے مقابلے میں گیاں اور بڑے کمپنیوں نے اچھی کارکردگی کا مظاہر کیا۔ کوئیکہ یورپی یونین تک ان کی رسالت اور عیار پہتر تھا۔ ٹیکسٹائل اور کپڑے کی صنعت کو بینکوں کی جانب سے قرضوں کی فراہمی یہی مالی سال 2020 کے آغاز پر پاکستانی روپیہ میں 1,120 ملین کی بلند ترین سطح پر پہنچی۔ اس طرح 2019 کے مالی سال ایک دبائی کا ریکارڈ توتی بوتی فارن ڈائریکٹ انویسٹمنٹ کے زرعی ٹیکسٹائل سیکٹر ستائیں ہلین یو ایس ڈالر تک پہنچا۔

اس کے باوجود مختلف اندازوں کے مطابق پاکستانی ٹیکسٹائل انڈسٹری نے محض اپنے بل بوتے پر برسال آئہ سو ملین ڈالر کی اوسط سے چار بلین یو ایس ڈالر کی خطری رقم پہنچا ہے۔ جی ایس پی پلس سٹیشن کی وجہ سے تیکن ڈیوٹیز سے چوٹ کی وجہ سے سے بے بے ممکن ہوا۔ اس کے تیکنے میں برآمدات اور پروپرنٹ ریٹن دنوں میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ مثال کے طور پر 2013 میں بین 6 یورو پر کوکام جیکہ 2018 میں 6.3 یورو پر کوکام کی حساب سے برآمد کی گئی۔ اس طرح جی ایس پی پلس سٹیشن کے پہلے پانچ سالوں میں مردانہ ملبوسات 11.9 یورو پر کوکام سے بڑھ کر 13.6 یورو پر کوکام تک پہنچ گئے۔

جی ایس پی پلس کا ٹیکسٹائل کمپنیوں کے لیے ان کی مالی کتابوں کا بنیادی پیغام

پہیں مقامی مارکیٹ سے متاثر کن رد عمل دیکھنے کو ملا۔ اب ہم گارمٹس برآمد کرنے لگے ہیں۔ متعلقہ ممالک کے فشن ڈیزائن کے مطابق مصنوعات کی تیاری اور جی ایس پی پلس سٹیشن نئے مصنوعات کے اضافے میں بماری مدد کی ہے۔ ”کل احمد ٹیکسٹائل لیمیٹڈ، مالی سال 2018 کے لیے فناشل سٹیٹمنٹ“

بڑھتی ہوئی عالمگیریت اور پاکستان کے جی ایس پی پلس سٹیشن نے مارکیٹ میں رسائی اور مضبوطی عطا کی۔ تابم اس سے محروم مقامی مارکیٹ کے لیے نظرے کا باعث بن سکتی ہے۔ ان خطرے کی شدت اس وقت ناقابل برداشت بوسکنی ہے جب علاقائی حریف مقامی صنعت کار کو مزید معاملات سے نوکری لے۔ پھر اس کے اثرات معیشت تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ طاقت کا عدم توازن ملک کو طویل بھرائے دوچار کر سکتا ہے۔ اس لیے حکومت کو ترجیحی بنیادوں پر اس مستعلہ کا سدبتاب کرنا چاہیے۔ (کولن ٹیکسٹائل ملز لیمیٹڈ، 2018 کے لیے فناشل سٹیٹمنٹ)۔

لیدر اور جوڑے کے شعبہ جات

چمڑے کی صنعت کو عالمی سطح پر محدود کر دیا۔ چمڑے کی برآمدات کی طرح جوئے کی صنعت بھی 2014 میں بلند سطح پر پہنچ کر بعد کے سالوں میں پیداوار گرتے لگی۔ البتہ 2018 میں معاملات کچھ بہتر ہوئے۔ جوئے کی صنعت میں پاکستان کی بنیادی برآمدات محض پلاسٹک اور ریڈ کی بین۔ حیرت انگیز طور پر چمڑے اور مکن اشیاء کی صنعت فیر ایم دبائی کے حوالا کے یہ 2018 میں یہ برآمدات 18,515 ملین یو ایس ڈالر کی درآمد کیں۔ یہ اعداد و شمار 2013 کے مقابلے میں بر سال اوسطاً دوباری کروٹھ رکھتے ہیں۔ نوجوان اور محنت کش طبقے کی سستی لیبر کی موجودگی بین پاکستان کے پاس جوئے اور شوز سازی کی صنعت بین سرمایہ کاری کا سنبھری موقع ہے۔

ٹیری اور ڈیوٹیز کے خاتمے کے باوجود چمڑے اور جوئے کی صنعت یورپی یونین کی مارکیٹ میں لوگھواری دی ہے۔ جی ایس پی پلس کے پہلے سال 632 ملین یو ایس ڈالر کی ریکارڈ بلندی کے بعد پچھلے چار سال میں چمڑے کی برآمدات 22 فیصد تک زوال کا شکار ہوئی۔ اس زوال کی بڑی وجہ جی ایس پی پلس اسکیم کے بعد چمڑے کی مصنوعات میں 100 ملین یو ایس ڈالر کا انحطاط ہے۔ یورپی یونین مارکیٹ کے ساتھ ساتھ پاکستان بھی اس متاثر ہے۔ پاکستان یورپی یونین میں چمڑے کے دستاویز کا مائدہ سیالاں بن کر رہا۔ تابم چمڑے کے دستی بیک، سوٹ کیس اور والش کے میدان میں پاکستانی صنوعات کی حالت پتی ہے۔ عدم مطابقت (محنت اور محابیاتی معیارات)، ناتجریہ کاری، جانوروں کی کھال کے تحفظ کے ناکافی طریقے کار، تکنیکی صلاحیتوں کا فقدان، جدید بنیادی ڈھانچوں کی کمی، عدم توازن، قدمی انداز اور انڈسٹری کا عدم مقابلہ چمڑے کے شعبے بین زوال کے زم دار عناصر IKEA، Fendi، Chanel، جیسے Coach and Louis Vuitton کی عدم موجودگی بھی پاکستانی

انسانی سملکنگ کی روک تھام کا قانون بل 2018 جو بالخصوص بچوں اور خواہین کی سملکنگ کی روک تھام پر زور دیتا ہے۔ نیشنل سوک ایجوکشن کمیشن ایک 2018 آئین میں دستی کے بنیادی انسانی حقوق سے آکاہی جن میں اقلیتوں اور عورتوں کے حقوق بھی شامل ہیں۔ خواجہ سراون کے حقوق اور تحفظ کا بل، 2019، پاکستان میں موجود قا خواجہ سراون کے بنیادی انسانی حقوق کی تقدیم دیا ہے۔ عورتوں کی حراست اور جر کے خلاف ترمیم بل 2018، جنینوا جسٹس سسٹم ایک 2018، جس میں یوین کو مد نظر رکھتے ہوئے 18 سال سے کم عمر کو بطور پچھے معاشرتی و قانونی تحفظ کی تقدیم دیا ہے۔ قومی کمیشن برائی حقوق اطفال 2017 کا قیام، پاکستان موسیقی تبدیلی کا بل، موسیقی تبدیلیوں کے پیش نظر اپنی ذمہ داریوں سے آکاہی اور ان پر عملدرآمد کے لیے۔ بندو میرج ایک 2017، کمزور بندو کمیٹی کو قانونی تحفظ دینے کی کوشش۔ ان سیکھی مذدوروں کی کم سے کم دیباڑی کا ترمیم بل 2016

8. (1999) معابدہ برائی جبڑی مشقت برائی اطفال کی فوری روک تھام فیبر 281

معاشرے کی بہتری میں جی ایس پی پلس سٹیٹس کا کردار

کی بیومن ڈیویلمنٹ انڈسٹریز 2010 کی 0.526 سے بہت بو کر 2017 میں 0.562 تک جای پہنچ۔ اس سے پاکستان میڈیم بیومن ڈیویلمنٹ کیٹھگری میں آکی۔ درج ذیل جاڑت جی ایس پی پلس سٹیٹس کے ساتھ جڑے مختلف انسانی و سماجی پہلوؤں کو واضح کرتا ہے۔ ان اقدام کے علاوہ بھی بہت سارے قانون پاس کئے گئے۔

تیر رفتار اصلاحات میں اہم کردار ادا کیا۔ غربت کے خالہ کے لیے ٹھووس اقدامات کے گئے جو جی ایس پی پلس کا ایک نیابت اہم مقصد ہے۔ خط غربت سے نیچے زندگی بسر کرنے والی لوگوں کی او سط 5.2 فیصد کم بو گئی۔ 2013 میں 29.5 فیصد سے گھٹ کر 16-2015 میں 24.3 فیصد رہ گئی۔ پاکستان

ایتنوں کے بھٹے بچوں سے مشقت کے خلاف حکومت پنجاب کی منصوبہ بنیادی کاجائزہ

حکومت پنجاب کے دی لیر اینڈ بیومن رسوسرز ڈیپارٹمنٹ (The Labour and Human Resources Department) نے پورٹ صوبیہ میں پیٹھوں پو کام کرنے والے مذدور خاندانوں کا دیٹا اکھیا کی۔ ان مذدوروں بچوں کو پیٹک سکولوں میں داخل کروایا گی۔ بھٹے پہ کام کرنے والے مذدور بچوں کو سکولوں میں داخل کرائی کے اعتماد و شمار آن لائن متلفعہ پورٹل پر دستیاب ہیں۔ پورٹل نے اس بات کو بھی یقینی بنایا ہے کہ بھٹے پہ کام کرنے والے والدین کے بھٹے غیر قانونی طور پر بھٹے پہ کام نہیں کر سکتے اور تعلیم حاصل کرنا ان کا بنیادی حق ہے۔ حکومت پنجاب نے سکول میں پڑھنے والے ایسے بچے کے لیے ماباہم ایک بزار کا وظیفہ مقرر کیا ہے۔

2018 کے عام انتخابات میں کسی بھی بچہوں کیکشن سے زیادہ خواہین امیدوار تھیں۔ پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلا بکشن تھا جس میں خواجہ سراون کو بھی بکشن لڑنے کی اجازت تھی۔ اس کے باوجود پارلیمان، کابینہ یا دوسرے اہم سیاسی عہدوں پہ خواہین بھت کم نظر اپنی ذمہ داریوں سے آکاہی اور ان پر عملدرآمد کے لیے۔ بندو میرج ایک 2017، کمزور بندو کمیٹی کو قانونی تحفظ دینے کی کوشش۔ ان سیکھی مذدوروں کی کم سے کم دیباڑی کا ترمیم بل 2016

1. (1979) عورتوں کی خلاف بر طرح کی امتیازی سلوک کی خالیے کا معابدہ
2. (1951) کام کرنے والے مردوں کو ایک جیسے کام کے برابر معافی کا معابدہ نمبر 001

خواہین کے حقوق

حیثیت اور کلیدی اقدامات

1. (1989) بچوں کے حقوق کا معابدہ
 2. (1930) جبڑی مشقت سے متعلق معابدہ، نمبر 29
 3. (1948) فریڈم آف ایسوسی ایشن اینڈ پروٹیکشن آف دی رائٹ نو اور گیلان، نمبر 87
 4. (1949) معابدہ برائی ایلیکٹریشن آف دی پرینسپلز آف دی رائٹ
 5. (1957) معابدہ برائی خالہ، جبڑی مشقت، نمبر 501
 6. (1958) ملازنٹ اور کاروبار میں امتیازی سلوک سے گریز کا معابدہ، نمبر 111
 7. (1973) عمری کی حد مقرر کرنے کا معابدہ، نمبر 831
- معابدہ برائی جبڑی مشقت برائی اطفال کی فوری روک تھام نمبر 281
- حکومت پاکستان بر سال کم سے کم اجرت مقرر کرتی ہے لیکن عملدرآمد کے موثر طریقہ کار قفلدان ہے۔
- (13) نمبر پاشہ۔۔۔ انسانی حقوق سے متعلق پاکستان نے درج ذیل نو قانون بھی پاس کیے:

اگرچہ عام ملازنٹوں میں پاکستان 5 فیصد کوئہ کی مدد سے اقیتوں کی شرکت یقینی بناتا ہے۔ اقیتوں سے مراد یہاں مذہبی اقیتوں ہیں۔ اقیتوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے فعل کردار ادا کرتے ہوئے حکومت پاکستان نے انسانی حقوق کے لئے نیشنل ایکشن پلان متعارف کروایا۔ تاہم، آزاد مہرین کے مطابق براہم مسیحی برادری، بندو دلت اور احمدی مسلسل شدت پسندوں کے حملوں کا نشانہ بنتے ہیں۔

1. عالمی معابدہ برائی خالہ نسلی امتیاز (1965)
2. عالمی معابدہ برائی شہری و سیاسی حقوق (1966)
3. عالمی معابدہ برائی معاشی سماجی اور تقاضی حقوق (1966)

انسانی حقوق

مختلف طریقوں اور مراعات کی مدد سے انحری کے مقابلہ ذراعے کا کھوج لکایا جا رہا ہے۔ مجموعی طور پر ماحولیاتی حفاظت کو سامنے رکھتے ہوئے پاکستان درست راستے پر گامز نہیں۔

لوگوں کو منوعہ منشیات کے مہلک اڑات سے بچانے کے لیے نیشنل اینٹی نارکوٹکس پالیسی 2019 کے تحت حکومت پاکستان نے بہت تجزی سے نئی پالیسیوں کا اجراء کیا۔ جی ایس پی پلس سیٹیشن ملٹی کے بعد منشیات اور کیمیکلز کے خلاف مہم کا لانگ ہم کا اغاز ہوا۔ ان کے خلاف مقدمات قائم کیے گئے جس میں سزا کا تابس فیصلہ رکھا گیا۔

حکومت پاکستان سمارت فون اپ سینزن کمپلینٹ پورٹل کے نام سے متعارف کروائی۔ اس کا مقصد وفاقد و موبائل ماحکمہ جات کو مربوط کرنا اور شکایات کا ازالہ کرنا ہے۔ حکومت نے کربشن کے خلاف بھی اپنے اقدام اٹھائے۔ بروٹیکن اینڈ ویجیلنس کمیشن ایکٹ (Protection and Vigilance Commission Act) (2019) کی تازہ ترین مثال ہے۔ سول سروس سسٹم اور عوامی اداروں میں اصلاحات بھی ذیغور ہیں۔

ورنہ بینک ایز آف ڈاؤنگ بزنس انڈکس (Doing Business Index) پر 2017 میں پاکستان 147 ویں نمبر پر تھا۔ 2018 میں 11 درجے بہتری کے بعد پاکستان 631 ویں نمبر پر آگئی۔ اسی طرح ورنہ اکامک فورم (WEF) (گلوبل کمپیٹیونس ورلڈ اقتصادی کمپیٹیونس) (World Economic Forum Global Competitiveness) (Index) میں 2017 میں 111 ویں نمبر سے چھلانگ لگا کر 2018 میں 107 ویں نمبر پر آگئی۔

پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک سے عام شعبوں میں سو فیصد کارکردگی کی توقع غیر حقیقت پسندی ہے۔ بہرحال پاکستانی نقطہ نظر کے مطابق ترقی کے مثبت سفر پر کامن پاکستان کی صورت حال حوصلہ افزایا ہے۔ البتہ ابھی بہت سارے چینیز کا سامنا ہے اور بہت ساری ترقی کی منازل طے کرنا باقی ہے۔

8. کیوٹو پروٹوکول ٹو اقوام متحده برائے موسمیات تبدیل 1998

1. یو این معابدہ برائے نہش آور ادویات (1961)
2. یو این معابدہ برائے نفسیاتی مواد (1971)
3. یو این معابدہ برائے نہش آور ادویات و نفسیاتی مواد کی آمد و رفت (1988)
4. اقوام متحده کا کربشن کے خلاف معابدہ (2004)

آزادی اظیار امن ملک میں پانندوں کا شکار ہے۔ تنقیدی سوچ ہے مختلف انداز میں قدغین لکائی جا رہی ہے۔

قانونی محاذ پر 2016 میں متعارف کروائی سائیر کرام لائز کا سہارا لیا جاتا ہے۔ روپریز و داؤٹ باڈر (Reporters Without Borders) (Ne) ورلڈ پریس فریڈم انڈیکس میں 180 ممالک کی فہرست میں پاکستان کو 142 نمبر پر رکھا۔

شدت پسندوں کے خلاف جنگ میں پاکستان نے وسیع کامیابیاں حاصل کیے۔ فاما میں شدت پسندوں کی کمر توڑی۔ فاما اب خیر پختونخواہ میں شامل یوچکا ہے۔ پیوسی ملک افغانستان سے ملحقة، باذر پر بار لگائی جا رہی ہے جس کا مقصد وطن کی مغربی سرحد کو محفوظ بنانا ہے۔ وزارت انسانی حقوق کی میز پر تارچر کو جرم قرار دینے کا بل تیار پڑا ہے۔ بعثت مجموعی، گلوبل پیس انڈیکس (Global Peace Index) میں کل 163 ممالک بین جہار پاکستان کی پوزیشن 153 بے

4. تارچر، غیر انسانی طرز سزا و تشدد کے خلاف معابدہ (1984)

موسمیاتی تبدیلی کے شدید متاثرین ممالک میں سے ایک پاکستان بھی ہے۔ وقتاً فوچنا آتے والی موسمیاتی سیلاں پورے ملک میں تباہی مجھاتے ہیں۔ جیسے 2010 میں ایک بڑے نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ پاکستان میں کاربن کے اخراج کی شدت 0.68 کے جن ہے۔ جو دنیا کے مقابلے میں بہت کم اوسط ہے۔

موسمیاتی تبدیلی سے آکاہی روز بروز بڑھ رہی ہے۔ عالمی معابدوں کے طبق 2017 میں پاکستان نے موسمیاتی تبدیلی کا بل پاس کیا۔ بلین ٹری کے مخصوصہ کو پوری دنیا میں سراہا کیا۔ پچھلی حکومت نے 2016 میں قومی تووانانی کی استعداد اور تحفظ بل منظور کروایا۔ اس کا مقصد ایسے اداروں کا قائم تھا جو معیشت کے تمام شعبوں کے لیے انرجی کا موثر استعمال اور تحفظ یقینی بنانے۔

ماحولیاتی معابدے

1. خطرسے دوچار جنگلی حیاتیات سے متعلق فونا و فلاورا کا عالمی تجارتی معابدہ (1973)
2. اوزون تہ کے خاتمے کا موثریل پروٹوکول Montreal Protocol on Substances that Deplete the Ozone Layer (1987)
3. (Basel Conversations on the Control of Transboundary Movements of Hazardous Wastes And their Disposal (1989)
4. معابدہ برائے حیاتیاتی نوع (1992)
5. یو این کا معابدہ برائے ماحولیاتی تبدیلی (1992)
6. کاربیجن اسیاتی پروٹوکول (2000)
7. سٹاک بوم معابدہ برائے مستقل نامیاتی آسودگی (2001)

مشکلات اور امکانات

ان تمام مشکلات کے باوجودہ، پاکستان بہت تیزی سے اپنی حالات بہتر کر سکتا ہے۔ پاکستانی روپی کی قدر میں کمی نے پاکستانی برآمدات کو بندگاہ دیش اور ویت نام کا مقابلہ کرنے میں مدد دی۔ چائینی پاکستان کے اکنامک کوریڈور کے نتیجے میں وسیع پھمانے پے ملکی انفسٹریکچر کی ترقی کا واضح امکان ہے۔ اس سے نہ صرف پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہوگا بلکہ نقل و حمل میں آسانی بھی ممکن ہو سکے گی۔

پاکستان نئی انڈسٹریوں کے راستے تلاش کر رہا ہے اور اس کا نوجوان محنت کش طبقہ اپنی صلاحیتوں کو نکھار رہا ہے۔ عالمی معیار سے مطابقت کا مطلب بہتر تجارتی راستوں کی فراہمی بھی ہے۔ چائینی کا لیبر ائینسو پروڈیکشن سے پانی ٹیک گذرا کی طرف سفر کے بعد پاکستان چین کی مدد سے یورپی یونین کی ڈیوٹی فری مارکیٹ میں بہتر قدم جما سکتا ہے۔

پاکستان کو بہت سارے ایسے مثبت موقعع میسر ہیں جو دوسروں کو نہیں۔ ساختیاتی رکاوٹوں کے باوجود پاکستان بہت تیزی سے اپنے حالات بہتر کر سکتا ہے۔ مزدوروں کی امداد، انسانی حقوق کی بہتری اور ماحولیاتی تحفظ کو منظر رکھتے ہوئے اپنی برآمدات کا دارہ وسیع کرنا ملک کے لئے حقیقی چیلنج ہے۔ تابع طرز حکومت اور اصلاحات نگ و دو اس بات کی غماز ہے۔ کہ مقصد کا حصول ناممکن نہیں۔ اس تبدیلی کو سمجھنے اور ترقی کی رفتار کو تیز کرنے کے لئے قائم سٹیک ہوٹلز کو مل بیٹھ کر زیادہ فعال اور زمہ دارانہ کردار ادا کرنا چاہیے۔

اکست 2018 میں جب تحریرِ انصاف نے عان اقتدار سنبھالی تو پاکستان توازن ادائیگی کے بھرمان میں گھرہوا تھا (balance of payments crisis)

کے بعد پاکستان نے انٹرنیشل مائنزری فتنہ سے مذاکرات کا آغاز کیا۔ کامیابی کے بعد لکھی نظام آپی ایم ایف پروگرام کے تحت جل رہا ہے۔ حکومت بڑے سیکلریز پے سیکلری ختم کر کے ٹیکس لاکھ کر دیں۔ ہے۔ یہ طریقہ کار بیرونی سرمایہ کاری اور عالمی مٹیوں میں دریپش مسابقات کے لئے شدید نقصان دہ ہے۔ زیوریٹنگ رجم اور برآمدی سیکلر کے لئے سب سیڈی کا خاغہ اور نئی ٹیکسون کا اضافہ خدشہ ہے لیکھڑاں میشافت کو بالکل بیاہ نہ کر دے۔

اگر اٹھایا کوئی دوسرا حریف لکھ اپنی مقامی مارکیٹ میں مزید تجارتی مراعات کے ذریعے ناٹیکس کم کر کے اس خلا کو پر کرنے کی کوشش کرے تو صورت حال مزید بدکھ سکتی ہے۔ آئیے والی مہینوں میں ایک واضح مرحلہ برگزٹ کا ہے۔ اس کے نتیجے میں یورپی یونین میں ایک ایم ترین ملک کی مارکیٹ سے محرومی برآمدات کے لئے نئی پریشانی ہے۔ اس کے علاوہ سیپیل اکنامک زون میں تاخیر اور بیرونی سرمایہ کار کو دوستانہ ماحول کی فراہمی بھی ایک بڑا چیلنج ہے۔ یورپی یونین کمیشن کا جنوری 2020 میں جائزہ اپنی باقی ہے جو جس اور بہترین وکیل صفائی کے بغیر سر پوٹا مشکل ہے۔

CEICData.com, 2018, <https://www.ceicdata.com/en/indicator/pakistan/labour-force-participation-rate>.

اسٹیک ہولڈر کے کردار اور ذمہ داریاں

اسٹیک ہولڈر	جی ایس پی + کی حیثیت کو برقرار رکھنا	پبلک سیکٹر
سوال سوسائٹی اور تنظیمیں	<ul style="list-style-type: none"> قانون سازی کے مرحلاً میں فعال شرکت، شہری حقوق کا دفاع اور عمل دائماً کرنے کی کوشش کرے۔ سماج اور انسانی حقوق کو درپیش بنیادی مسائل کو فحایا کرے۔ فعال شرکت اور مضبوط لابی کی مدد سے زندگی اور ماحول کے لیے تغصانہ دھ عناصر کو بے نقاب کرے اور ان سے نجات کی کوشش کرے۔ 	<ul style="list-style-type: none"> پبلک پرائیویٹ پائلٹس کی مدد سے بیرونی سرمایہ کار کو چھوٹے شعبوں میں سرمایہ کار کی ترغیب دلاتے اور سپیشل اکاؤنٹ زون جیسے کاروباری مراکز قائم کرنے کی ترغیب دلاتے۔ یورپی یونین برآمدات کے توع میں رکاوٹوں کے اسیاب جانبی کی کوشش کرے۔ کی توجہ حاصل کرنے کے لیے عالمی سطح پہ پاکستان کی تشبیہ کرے۔
یورپی یونین اور دوسرے عالمی ترقیاتی ادارے	<ul style="list-style-type: none"> ملکی ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے خصوصی پروگرام کی مدد سے پاکستان کی مشکلات کم کرے۔ یورپی یونین کے معیار کے مطابق پاکستانی اداروں کی تعمیر اور جی ایس پی پلس پہ عملدرآمد کو یقینی بنائے۔ حکومت سے حکومت اور پارلیمنٹ سے پارلیمنٹ کے درمیان زیادہ سے زیادہ بالیسی سازوں اور اراکین پارلیمنٹ کی موجودگی میں اجاجلوں کا انعقاد کرے۔ 	<ul style="list-style-type: none"> روابط تجارت اور پیداوار کے طریقے بہتر کرے ہوئے وراثی پیدا کرے تاکہ یورپی منڈیوں میں توجہ حاصل کرنا آسان ہو۔ اکڈیمیا اور ریسرچ سٹائز کے ساتھ تعلقات بڑھائیں۔ مصنوعات کی تفصیل جانبی کی کوشش کرے اور بائیں تعافون کا میکریم استعمال کرنے ہوئے درکار معیار مطابق تشبیہ کرے۔ یورپی یونین کی سڑکوں پہ شوز کا ابتمام کرے یا ان میں شرکت کرے، نئی خیال سنے اور پاکستان کا بہتر امیج بلڈ کرے۔ ایف ڈی آئیز کو مدعو کرے اور نئی راستے نلاٹ کرے۔ نامور ریٹیلائرز، بڑے برینڈز اور
زمادہ سے زیادہ فوائد کو یقینی بنانا	<ul style="list-style-type: none"> مزدوروں اور انسانی حقوق کی تعامل کے لیے قمام صلاحیتیں لکھائے۔ نجی شعبے کو ادارہ جاتی انتظام کے تحت ماحولیات اور لیبرقانون کی تعامل کی ترغیب دلاتے۔ مربوط، جامع اور بڑے بھروسے معافرے کی تعبیر کے لیے لوگوں میں آکاپ پیدا کرے۔ 	<ul style="list-style-type: none"> رضاکارانہ بنیادوں پر لیبرقانون پہ عملدرآمد کرے ہوئے ماحول اور سماج دوستی پہیلاتے۔ ساماجی ذمہ دارانہ سرگرمیاں بڑھائیں اور وسیع ترقیاتی منصوبوں میں شرکت کرے۔ بہتر تشبیہ اور کام کے موقع دکھا کے یورپی یونین کسٹمرز کے لیے پاکستان میں اٹسٹری کھڑی کرے۔ چھوٹے اور درمیانی سائز کے کاروباری اداروں اور انفارمل سپلائز کی امداد و رابطہ کرے تاکہ وہ بہتر معیار کی پیروی کر سکیں

طویل مدتی

- انڈسٹریل ریکارڈی، اینڈ ڈیولپمنٹ ائھاریز کا صوبائی سطح پہ قیام، موجودہ قوانین کو ایک بہ چھتی تلے اکھاڑنا تاکہ درآمدی مالاک کی بدلتی ضروریات کے مطابق اتفاق رائے سے بروقت مناسب اقدام کی جائیں۔
- ملک بہر میں انفارمل اکائی اور یکسانیت منظر رکھتے ہوئے سماجی مکالمے اور رائے کے ساتھ لبرقوائیں میں اصلاحات۔
- لیکنalogi اور ساختیانی اصلاحات بروئے کار لاتے ہوئے، غیرجانب دار حکومت اور ذمہ دار ریگلریٹی سسٹم کے زرعی معاملے کو لبرل اور گلوبل بنانا۔

بنیادی پالیسی تجاویز

پاکستان چند مثبت اقدامات کی زریعے اپنی معاملت اور معاملے کو مزید بہتر کر سکتا ہے۔ جی ایس پی پلس کے پچھے پانچ سالوں کی کارکردگی کا جائزہ لے کر پاکستان آئے والے سالوں میں کی بہتر منصوبہ بندی کر سکتا ہے۔ درج ذیل پالیسی تجاویز اس ریسیج کے دوران اکھیز کے کیسے مواد اور سینک ہولڈرز کی آرا کو مدنظر رکھتے ہوئے مرتب کی گئیں۔ عملدرآمد کی طریقہ کار اور وقت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اسے تین خانوں میں بانٹا جا سکتا ہے۔ (from minimum to maximum)

بنگامی اقدام

- نجی شعبے کی فعال گاندگی اور پائیدار ترقیاتی مقاصد (Sustainable Development Goals) سے مکمل اتفاق کے لیے TICs کی تشکیل نو کی جائے اور اسے باخبریا جائے۔
- قومی کمیشن برائی حقوق اطفال اور تاخیر کا شکار اپسے منصوبوں پہ ترجیحات بینا دوں پہ عملدرآمد۔
- جی ایس پی پلس کی روشنی میں سول سوسائٹی کے کردار کو تسلیم کرئے پہلک فوریز میں اس کو گاندگی دینا۔
- صنفی امتیاز کو کم کرنے کے لیے پہلک سیکٹر میں خواہیں کی ملازمت کا کوئی مقرر کرنا۔
- وفاق اور صوبائی حکومتوں کی تائید کے ساتھ لبر پالیسیز پر مکمل عملدرآمد یقینی بنا۔
- جی ایس پی پلس کے معابدوں، یورپی یونین اور مقامی سطح پہ اعدادو شمار کو مربوط شکل میں دیکھنے کے لیے ایک آئی فی مابرین کے نگران پہل کا قیام۔
- میں سڑیم اور سوچل میڈیا کے زرعی جی ایس پی پلس سے جڑے خدمات اور ہراث سے معاملے کے بر مکتبہ فکر کو آگاہ کرنا۔
- یورپی یونین کی فری مارکیٹ کے باوجود بہت سے شعبے زوال کا شکار بین یا حصہ بی نہیں لے رہے۔ ان کی رابطہ ایسے آسان اور واضح رایبین نکالنا۔
- ملک بہر میں پہلک، پرائیویٹ اور سول سوسائٹی پہ مشتمل سہ فریقی اجتماعات کا انعقاد۔

وسطی مدت

- صنفی مساوات اور علاشی استحکام کے لیے منصفی نقطہ نظر سے بھٹ کی تقسیم اور منصوبہ بندی کے تحت اس پر عملدرآمد
- نجی شعبے کی ملازمتوں میں خواہیں کے لیے اضافی سپولیات اور مخصوص کوئی اجرا
- مختلف شعبے جات سے مخصوص آرٹ لیبلریز کے ساتھ سترن آف ایکسیلنس (centres of excellence) کا قیام جس کا مقصد برآمدات کا جائزہ لیکر اسے اجازت نامی سے نوازا ہو تاکہ ڈاؤنورسیفیکیشن کا حصوں ممکن ہو سکے۔
- صوبائی پالیسیوں کے مختلف دھاروں کو ملا کے سترن انڈسٹریل پالیسی کا آغاز۔ اس دوران میں لیبر انٹرسو اینڈ نیو ویلیو چن کو مدنظر رکھتے ہوئے۔
- برآمدات مرکز انڈسٹریز کی امداد تاکہ ایس ایم ای اس (SMEs) اور دوسرے باشم اپ بروج استعمال کرنے والے شعبے اپنی معیار بہتر کر سکیں۔

In person and telephone interviews were held with representatives of the Ministry of Commerce, Textile Division, SMEDA, APTMA, PTEA, IC & ID Punjab.

ڈیموکریسی رپورٹنگ انٹرنیشنل (DRI)

ڈیموکریسی رپورٹنگ انٹرنیشنل (DRI) ایک غیر جانبدار ، آزاد ، غیر منافع بخش ادارہ ہے جو جرمی کے شہر برلن میں رجسٹرڈ ہے - ڈی آر آئی دنیا بھر میں شہریوں کی سیاسی امور میں شرکت ، ملک کے سرکاری اداروں کے احتساب اور جمہوری اداروں کی نرقی کے فروغ کے لئے کام کرتا ہے۔ ڈی آر آئی شہریوں کے اپنے ملک کی سیاسی زندگی میں شرکت کے بنیادی حق کے فروغ کے لئے اور مقامی سطح پر مسائل کے حل کے طریقے تلاش کرنے میں مدد دیتا ہے -

مزید معلومات کیلئے ملاحظہ کریں:

www.democracy-reporting.org/pakistan
Info@democracy-reporting.org

کتاب کے مصنف:

سمیع اللہ (ریسرچ کنسٹلٹ ہائی معماشی و تجارتی مواد (GSP+)

ترجمہ:

فاروق اعظم



<https://www.facebook.com/DRIPakistan/>



<https://twitter.com/dripakistan>



This publication has been produced with the assistance of the Deutsche Gesellschaft für Internationale Zusammenarbeit (GIZ). The contents of this publication are the sole responsibility of Democracy Reporting International and can in no way be taken to reflect the views of the GIZ.



Implemented by
giz
Deutsche Gesellschaft
für Internationale
Zusammenarbeit (GIZ) GmbH

ACRONYMS

APTMA	All Pakistan Textile Mills Association
BMR	Balancing, Modernisation and Replacement
CETP	Combined Effluent Treatment Plants
CPEC	China Pakistan Economic Corridor
EBA	Everything But Arms
EU	European Union
FATA	Federally Administered Tribal Area
FDI	Foreign Direct Investment
FY	Financial Year
GVC	Global Value Chains
GDP	Gross Domestic Product
GSP	Generalised Scheme of Preferences
HS	Harmonised System
IC AND ID	The Industries, Commerce and Investment Department
ILO	International Labour Organization
PETA	Pakistan Export Trade Association
PKR	Pakistani Rupee
SEZ	Special Economic Zones
SMEDA	Small and Medium Enterprise Development Authority
SPB	State Bank of Pakistan
TIC	Treaty Implementation Cell
UK	United Kingdom
UN	United Nations
UNCTD	United Nation's Conference on Trade and Development
WEF	World Economic Forum

اعدادو شمار

اعدادو شمار 1: ترجیحات کی عمومی اسکیم---ایک مختصر موازنہ

اعدادو شمار 2: پاکستان یوروپی یونین تجارت کا حجم 2009-2018

اعدادو شمار 3: یوروپی یونین کو پاکستان کی برآمدات کی دفعہ کے حساب سے تشكیل

اعدادو شمار 4: ای یو ٹیکسٹائل امپورٹ 2018 میں پاکستان کا حصہ

من والے خانے

سری لنکا اور جی ایس پی + کی حیثیت سے متعلق کیس استڈی
اینٹروں کے بھتے پہ بچوں سے مشقت کے خلاف حکومت پنجاب کی منصوبہ بندی کا جائزہ
جن ایس پی پلس کا ٹیکسٹائل کمپنیوں کے لیے ان کی مالی کتابوں کا بنیادی پیغام